73416 ـ بانجھ عورت سے شادی کرنا

سوال

میرے والد اور والدہ کے درمیان شادی کو پچیس برس ہو چکے ہیں، اور تین برس قبل میرے والد صاحب نے ایك ہندو بیوہ عورت سے شادی کر لی اور اسے مسلمان کر لیا، اس وقت سے ہمارے گھر میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں،
مذکورہ عورت کے پہلے خاوند سے دو بچے ہیں، مسئلہ کچھ اس طرح ہے:
دوسری بیوی بھی وہیں ملازمت کرتی تھی جہاں میرے والد صاحب ملازم تھے، اور وہاں باتیں ہوتی تھیں کہ میرے والد صاحب کے اس عورت سے تعلقات ہیں، اور پھر بعد میں انہوں نے اس عورت سے شادی کر لی اصل حقیقت حال کا علم تو اللہ کو ہی ہے، مذکورہ عورت کی شہرت کوئی اتنی اچھی نہ تھی، اور اسی طرح وہ بھڑکیلا لباس زیب تن کرتی تھی، اور تین برس گزرنے کے باوجود بھی اس پر کوئی اسلامی علامات ظاہر نہیں ہوئیں، وہ ابھی تك بھڑکیلا لباس زیب تن کرتی ہے، اور پہلے خاوند سے دو بچے پیدا ہونے کے بعد اس کا بچے نہ پیدا کرنے کا آپریشن بھی ہو چکا ہے، میرے والد کو اس کا علم بھی تھا کہ وہ بانجھ عورت ہے لیکن اس کے باوجود اس سے شادی کر لی اب موضوع یہ ہے کہ:
کیا یہ شادی صحیح ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے پیدا نہ کرنے والی بانجھ عورت سے شادی کرنا حرام کیا ہے ؟
اور اگر اس کا جواب اثبات میں ہو تو ان دو بچوں کا حکم کیا ہے جنہیں اسلامی نام دیا گیا ہے اور وہ ایك نجی اسلامی سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ؟
اور میری والدہ کے متعلق میرا کیا موقف ہونا چاہیے، اور اس مسئلہ کے متعلق کیا موقف رکھوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کے سوال میں بیان ہوا ہے کہ آپ کے والد نے ایك ہندو بیوہ عورت سے شادی کی اور اسے مسلمان کر لیا، اگر تو عقد نکاح کے وقت وہ عورت ہندو تھی اور اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا بلکہ عقد نکاح کے بعد اسلام قبول کیا ہے تو اس کا نکاح باطل ہے، اور آپ کے والد کو دوبارہ نکاح کرانا چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مسلمان کے لیے کسی مشرکہ عورت سے نکاح کرنا حرام کیا ہے جب تك وہ اسلام قبول نہ کر لے اس سے نکاح نہیں ہو سکتا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور تم مشرکہ عورتوں سے نکاح مت کرو حتی کہ وہ ایمان نہ لے آئیں ﴾البقرۃ (221).

اور اگر عقد نکاح اسلام قبول کرنے کے بعد ہوا ہے تو پھر یہ نکاح صحیح ہے.

دوم:

اور آپ کے والد کے لیے ایسی عورت سے شادی کرنا جائز نہیں جس کی صفات ایسی ہوں جو آپ نے ذکر کی ہیں، اور پھر شریعت اسلامیہ نے رغبت دلائی ہے کہ دین والی عورت اختیار کی جائے، اور اس کا بھڑکیلا لباس پہننا مسلمان شخص کو اس اختیار سے روکتا ہے، اس لیے آپ پر واجب ہے کہ آپ اپنے والد کو اچھے انداز سے وعظ و نصیحت کریں کہ وہ اسے اسلامی احکام پر عمل کرنے کی راہنمائی کرے اور اسے پردہ کرنے کا حکم دے، اور اخلاق فاضلہ اختیار کرنے کا التزام کرے.

سوم:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت سے شادی کرنے کی رغبت دلائی ہے جو زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو، انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

" تم ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں روز قیامت انبیاء کے ساتھ زیادہ ہونے پر فخر کرونگا "

مسند احمد حدیث نمبر (12202) ابن حبان نے صحیح ابن حبان (3 / 338) اور الهیثمی نے مجمع الزوائد (4 / 474) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور شمس آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" الودود " یعنی جو اپنے خاوند سے محبت کرتی ہو.

" الولود " یعنی جو کثرت سے اولاد جنتی ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں قیدیں اس لیے لگائیں کہ جب وہ محبت کرنے والی نہ ہو تو خاوند اس میں رغبت نہیں کریگا، اور جب محبت کرنے عورت زیادہ بچے نہ جنے تو مطلوب حاصل نہیں ہوتا اور وہ مطلوب زیادہ بچے پیدا کر کے امت مسلمہ کو زیادہ کرنا ہے، اور کنواری عورتوں میں یہ دونوں وصف ان عورتوں کے رشتہ داروں سے معلوم ہو سکتے ہیں، کیونکہ غالبا رشتہ داروں میں طبیعت ایك

دوسرے میں سرایت کرتی ہے " انتہی

دیکھیں: عون المعبود (6 / 33 ـ 34).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بانجھ عورت سے شادی کرنے سے منع فرمایا ہے.

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایك شخص آیا اور عرض کرنے لگا:

مجھے ایك حسب و نسب والی خوبصورت عورت کا رشتہ ملا ہے لیکن وہ بانجھ ہے بچے نہیں جن سکتی کیا میں اس سے شادی کر لوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ کرو.

وہ پھر دوبارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے دوسری بار بھی اسے روك دیا، اور پھر وہ تیسری بار آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم شادی ایسی عورت سے کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں تمہارے ساتھ باقی امتوں سے زیادہ ہونے میں فخر کرونگا "

سنن نسائی حدیث نمبر (3227) سنن ابو داود حدیث نمبر (2050).

اسے ابن حبان (9 / 363) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1921) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ نہی تحریم کے لیے نہیں بلکہ صرف کراہت کی بنا پر ہے، علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ زیادہ بچے جننے والی عورت اختیار کرنا مستحب ہے واجب نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور مستحب یہ ہے کہ عورت ایسی ہو جو زیادہ بچے جننے میں معروف ہو " انتہی

اور مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" زیادہ بچے نہ جننے والی عورت سے شادی کرنا مکروہ تنزیہی ہے " انتہی

ديكهيں: الفيض القدير (6) حديث نمبر (9775).

جس طرح عورت كے ليے بھى بانجھ مرد سے شادى كرنا جائز ہے، اسى طرح مرد كے ليے بانجھ عورت سے شادى كرنا جائز ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح البارى ميں لكھتے ہيں:

" اور وہ شخص جو نسل پيدا نہيں كر سكتا اور نہ ہى اسے عورتوں ميں كوئى رغبت اور خواہش ہے اور نہ ہى استمتاع اور فائدہ كى كوئى خواہش ہے تو اس كے حق ميں (نكاح كرنا) مباح ہے اگر عورت كو اس كا علم ہو جائے اور وہ اس پر راضى ہو " انتہى

چہارم:

رہا آپ كے والد كا اپنى بيوى كے بچوں كو اسلامى نام دينا اور انہيں ايك اسلامى مدرسہ اور سكول ميں داخل كروانا تو يہ دونوں امر ہى اچھے ہيں اس پر آپ كے والد كا شكريہ ادا كرنا چاہيے، كيونكہ قبيح اور غلط يا عجمى ناموں كو عربى اور اسلامى ناموں ميں تبديل كرنا قابل تعريف اور اچھا عمل ہے، مزيد آپ سوال نمبر (23273) اور (14622) اور (12617) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اور انہيں اسلامى مدرسہ ميں داخل كرانا ان كے ليے صحيح دين اسلام كو جاننے اور اسلام قبول كرنے كا ايك وسيلہ ہے ہم اميد كرتے ہيں كہ وہ نيك و صالح مسلمان بنيں گے.

پنجم:

آپ كو چاہيے كہ آپ اپنى والدہ كے ساتھ حسن سلوك كے ساتھ پيش آئيں اور ان كا خيال ركھيں، اور آپ ماں كو نصيحت كريں كہ وہ آپ كے والد كا حق ادا كرے، اور اس كے ليے اپنے خاوند كى حكم عدولى كرنا جائز نہيں، الا يہ كہ اگر وہ اللہ تعالى كى معصيت و نافرمانى كا حكم دے تو اس ميں ان كى اطاعت نہيں ہے، اور آپ اپنے والد كى دوسرى بيوى كو نصيحت كريں اور اسے خير و بھلائى كى طرف راہنمائى كريں، اور اسى طرح دوسرى بيوى كى اولاد كى بھى راہنمائى كريں اور ان كا خيال ركھيں اور اسلام كے تعارف اور اس كے احكام پر عمل كرنے ميں ان كى معاونت كريں.

اللہ تعالى سے ہم دعا گو ہيں كہ وہ آپ كے خاندان كى اصلاح فرمائے اور آپ سب كو اطاعت و فرمانبردارى كى توفيق دے اور اچھے طريقہ سے عبادت كى توفيق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .